پارلیمنٹ اور قانون سازی

دوسری اکائی

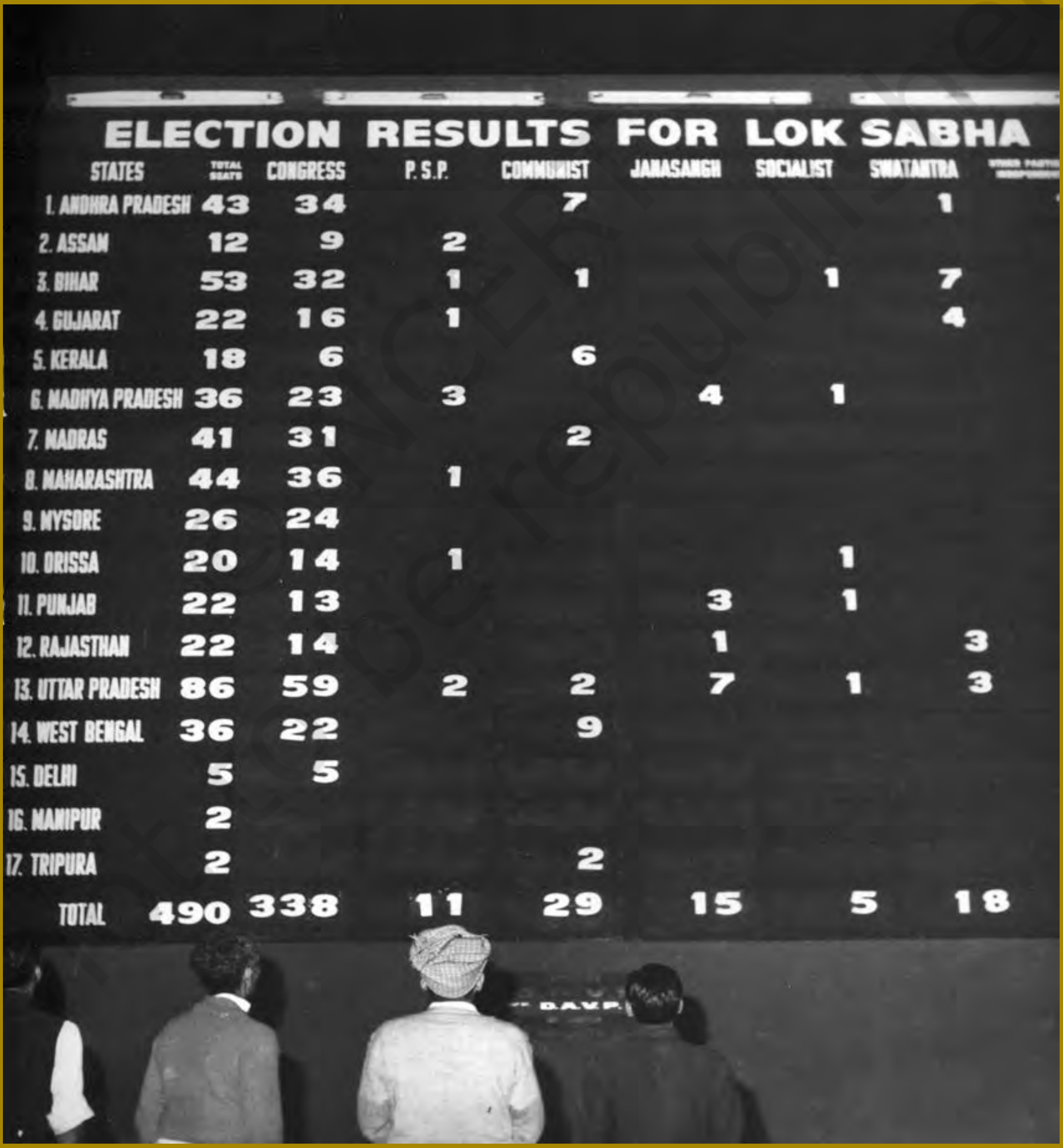

اساتذہ کے لیے نوٹ

حکومت کے بارے میں ہم چھٹی اور ساتویں جماعتوں میں پڑھ چکے ہیں۔ اس باب میں اسی سلسلے کو آگے بڑھائیں گے لیکن اس سے پہلے ان تمام باتوں کا اعادہ کرنا ضروری ہے کیوں کہ الیکشن، نمائندگی اور حکومت میں حصہ داری کے تصورات بہت اہم ہیں۔ یہ باتیں کلاس روم میں عملی طور پر مثال دے کر بچوں کو اچھی طرح سے سمجھائی جاسکتی ہیں۔ اخبار اور ٹی وی رپورٹوں کو بھی اس معاملے میں آسانی کے لیے پیش کیا جاسکتا ہے۔

باب 3 میں پارلیمنٹ کے کاموں کو بیان کیا گیا ہے۔ پارلیمانی جمہوریت سے ان کاموں کے تعلق کو زیادہ واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں شہریوں کے اہم رول کو بتاتے ہوئے طالب علموں کو اس سلسلے میں اپنے خیالات ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے۔ اس مقام پر بچوں کی بحث میں تیزی بھی پیدا ہوسکتی ہے لیکن اساتذہ کسی بات کی حمایت کرنے یا اس کی مخالفت کرنے کے بجائے انھیں بچوں کو صحیح سمت میں رہنمائی کرنی چاہیے اور یہ بتانا چاہیے کہ ہمارے ملک کا آئین اس سلسلے میں کیا کردار ادا کرتا ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں۔

باب 4 قانون سے متعلق ہے۔ بچوں کو قانون کے بارے میں بہت کم معلوم ہوتا ہے اس لیے اساتذہ عملی زندگی سے مثالیں دے کر قانون کے مطلب کو واضح کریں۔ اس طرح بچے قانون کو صحیح حالات میں استعمال کرنے کی جانکاری حاصل کرلیں گے۔ اس باب کا آغاز یہاں سے ہوتا ہے کہ انگریزی دورِ حکومت میں قانون کس طرح کے ہوتے تھے اور قوم پرست ان قوانین کی شدید مخالفت کیوں کرتے تھے۔

باب 4 کی کہانی میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نیا قانون کس طرح عمل میں آیا۔ یہاں اس کا پورا زور اس بات پر نہیں ہے کہ پارلیمنٹ کس طرح کام کرتی ہے، بلکہ یہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی بہت ضروری سماجی معاملے پر قانون بنانے میں عوام کا کیا رول ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس باب میں مثالوں کے ساتھ اس بات پر بھی غور کر سکتے ہیں کہ پرانے قانون کے ساتھ نئے قانون کا کیا رشتہ ہے تاکہ بچے قانون کے بنانے میں عوام کے کردار کو اچھی طرح سے سمجھ سکیں۔

یہ باب ناپسندیدہ قوانین کے ذکر پر ختم ہوتا ہے۔ اس میں ان قوانین کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے جو لوگوں کے بنیادی حقوق کو ختم یا کم کرتے ہیں۔ تاریخ ہمیں ان لوگوں کی مثالیں دیتی ہے جنھوں نے منظّم مظاہروں کے ذریعہ غلط قوانین کی مخالفت کی تھی۔ ان مثالوں کو کلاس روم میں بیان کیجیے جن کے ذریعہ کسی قانون کے لیے لوگوں کی ناپسندیدگی ظاہر ہوتی ہے۔ بچوں کی اس بات کے لیے حوصلہ افزائی کیجیے کہ وہ ہندوستان کے تناظر میں اور زیادہ مثالیں اکٹھا کریں اور باب 1 میں بیان شدہ بنیادی حقوق کی جانچ کر کلاس روم میں ان کا تذکرہ کریں۔

© NCERT not to be republished

باب 3

ہمیں پارلیمنٹ کی ضرورت کیوں ہے؟

ہمیں اس بات پر ناز ہے کہ ہمارے ملک میں جمہوریت ہے۔ یہاں ہم اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ حکومت کے فیصلے لینے کے عمل میں شہریوں کی کتنی حصہ داری ہے اور پورے جمہوری نظام میں شہریوں کی مرضی کا دخل کہاں تک ہے۔

یہ تمام باتیں مل کر جمہوریت کو قائم کرتی ہیں اور اس کی بہترین مثال پارلیمنٹ ہے۔ اس باب میں ہم یہ سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ پارلیمنٹ فیصلہ کے عمل میں ہندوستانی شہریوں کو حصہ دار بنے اور حکومت پر کنٹرول کرنے کے قابل کیسے بناتی ہے۔ یہی ہندوستانی جمہوریت کی خاص پہچان ہے اور ہمارے آئین کی ایک خصوصیت بھی ہے۔

© NCERT not to be republished

لوگوں کو فیصلہ کیوں لینا چاہیے؟

ہم جانتے ہیں کہ 15 اگست 1947 کو ہندوستان آزاد ہوا۔ اس کے لیے پہلے سے ہی جدوجہد چل رہی تھی جس میں سماج کے مختلف طبقوں کے لوگوں نے حصہ لیا تھا۔ جنھوں نے آزادی کی لڑائی میں حصہ لیا وہ آزادی، برابری اور فیصلہ لینے کے عمل میں حصّہ داری جیسے تصورات سے بہت متاثر تھے۔ انگریزی دورِ حکومت میں لوگ خوف کے ماحول میں زندگی گزار رہے تھے۔ اس ڈر کی وجہ سے وہ انگریزی حکومت کے بہت سے فیصلوں پر راضی نہ ہوتے ہوئے بھی ان کو مانتے تھے۔ انھیں اس کا بھی خطرہ تھا کہ اگر انھوں نے حکومت کے فیصلوں کی مخالفت کی تو یہ ان کے لیے بہت سی مشکلات کا سبب ہوگی۔ آزادی کی تحریک نے اس حالت کو یکسر بدل دیا۔ ملک پرست لوگوں نے انگریزی حکومت کی کھل کر تنقید کرنی شروع کردی اور اپنی توقعات ظاہر کرنے لگے۔ اس سے پہلے 1885 میں انڈین نیشنل کانگریس نے مجلس قانون ساز (Legislature) میں ایسے ممبروں کا انتخاب کیے جانے کی مانگ کی تھی جنھیں بجٹ پر بحث کرنے اور سوال اٹھانے کا حق حاصل ہو۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1909 میں کچھ ممبران کو منتخب کرنے کی اجازت دی گئی۔ قوم پرستوں کے بڑھتے ہوئے مطالبوں کے دباؤ میں مجلس قانون ساز میں جگہ تو دے دی گئی لیکن اس میں تمام بالغوں کو ووٹ ڈالنے کا حق نہیں تھا اور نہ ہی لوگوں کو حکومت کے فیصلوں میں حصہ لینے کا کوئی حق حاصل تھا۔

باب 1 میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ دورِ غلامی کے تجربہ اور آزادی کی جدوجہد میں مختلف طبقوں کے حصّہ لینے کی بنا پر قوم پرستوں کو یقین ہو گیا تھا کہ حکومت کے فیصلوں میں آزاد ہندوستان کے تمام لوگوں کو شریک کرنا ہوگا۔ ہندوستان کے آزاد ہونے پر ہم سب اس آزاد ملک کے شہری بننے والے تھے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ حکومت جو چاہے کر سکتی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اب حکومت کو لوگوں کی ضروریات اور مانگوں کے تئیں حساس رہنا پڑے گا۔ ان لوگوں کے خواب اور خواہشات کو جنھوں نے آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیا تھا، ہندوستان کے آئین میں عملی شکل دی گئی۔ اسی کے تحت ملک کے تمام بالغوں کو ووٹ ڈالنے اور اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق دیا گیا۔

پچھلے صفحہ پر دی گئی پارلیمنٹ کی تصویر کے ذریعہ مصوّر کیا کہنے کی کوشش کر رہا ہے؟

اوپر دی ہوئی تصویر میں ایک رائے دہندہ ان ہدایات کو پڑھ رہا ہے جو الیکٹرونک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) کو استعمال کرنے کے بارے میں دی گئی ہیں۔ یہ ای وی ایم سب سے پہلے 2004 کے الیکشن میں پورے ملک میں استعمال کی گئی تھیں۔ ان کے استعمال سے تقریباً 1,50,000 درخت کٹنے سے بچ گئے جن سے 8000 ٹن کاغذ بنتا جو بیلٹ پیپر تیار کرنے میں خرچ ہوتا۔

© NCERT not to be republished

عوام اوران کے نمائندے

جمہوریت کا بنیادی نظریہ لوگوں کی اتفاقِ رائے سے وابستہ ہے یعنی لوگوں کی خواہش، منظوری اوران کی حصہ داری۔ یہ لوگوں کا ہی فیصلہ ہوتا ہے جو جمہوری حکومت بنانے میں او راس کے کام کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے اس قسم کی جمہوریت میں بنیادی خیال یہ ہے کہ حکومت کی نظر میں شہریوں اور دوسری عوامی تنظیموں کی مرضی اور اعتماد بہت اہم ہے۔

اکیلا آدمی حکومت کے معاملے میں اپنی منظوری کس طرح دیتا ہے؟ ان میں ایک طریقہ تو الیکشن کا ہے۔ لوگ پارلیمنٹ کے لیے اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ ان منتخب نمائندوں میں سے ایک گروہ حکومت سازی کرتا ہے۔ تمام نمائندوں سے مل کر جو پارلیمنٹ بنتی ہے وہ حکومت کو کنٹرول اوراس کی رہنمائی کرتی ہے۔ اس طرح عوام اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ حکومت بناتے ہیں اوراس پر کنٹرول بھی رکھتے ہیں۔

کوئی ایک وجہ بتا یئے کہ تمام بالغوں کو حق رائے دہی کیوں ملنا چاہیے؟
کیا تم سوچتے ہو کہ استاد کے ذریعہ منتخب اور بچوں کے ذریعہ چنے گئے کلاس مانیٹر کے درمیان کوئی فرق ہوسکتا ہے؟ بحث کیجیے۔

اس تصویر میں الیکشن کرانے والا عملہ ہاتھی پر الیکشن کا سازو سامان اور مشینیں لے جاتے ہوئے نظر آرہا ہے۔

© NCERT not to be republished

چھٹی اور ساتویں جماعت کی کتابوں "سماجی اور سیاسی زندگی" میں نمائندگی کا یہی تصور مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ حکومت میں مختلف سطحوں پر نمائندوں کا انتخاب کس طرح کیا جاتا ہے؟ آیئے مندرجہ ذیل مشقوں کے ذریعہ ان تصورات کا اعادہ کریں۔

1۔ 'انتخابی حلقہ' اور 'نمائندگی' اصطلاحات کا استعمال کرتے ہوئے یہ بتایئے کہ ایم ایل اے کون ہوتا ہے اور اسے کس طرح منتخب کیا جاتا ہے؟

2۔ اپنے استاد سے صوبائی مجلس قانون ساز (ودھان سبھا) اور پارلیمنٹ (لوک سبھا) کے درمیان فرق معلوم کیجیے۔

3۔ نیچے دی گئی فہرست میں سے ریاستی حکومت اور مرکزی حکومت کے کاموں کی شناخت کیجیے۔

(a) ہندوستان کی حکومت کا چین کے ساتھ امن و امان قائم رکھنے کے لیے فیصلہ کرنا۔

(b) مدھیہ پردیش کی حکومت کا آٹھویں جماعت کے امتحان کو بورڈ کے ذریعہ کرانے سے روکنا۔

(c) اجمیر اور میسور کے درمیان ایک نئی ریل گاڑی شروع کرنا۔

(d) ایک ہزار روپے کا نیا نوٹ جاری کرنا۔

4۔ نیچے دیے ہوئے الفاظ کو خالی جگہوں میں بھریے

عام بالغ رائے دہی؛ ایم ایل اے؛ نمائندے؛ براہِ راست

ہمارے وقت میں جمہوریت سے مراد نمائندگی کرنے والی جمہوریت ہے۔ نمائندگی کرنے والی جمہوریت میں لوگ .... حصّہ نہیں لیتے بلکہ الیکشن کے ذریعہ اپنے .... منتخب کرتے ہیں۔ یہ .... مل کر پوری آبادی کے لیے فیصلے کرتے ہیں۔ آج کل ایک حکومت اپنے آپ کو تب تک جمہوری حکومت نہیں کہہ سکتی جب تک وہ لوگوں کو .... کا حق نہیں دے دیتی۔ اس کا مطلب ملک کے تمام بالغ شہریوں کو ووٹ دینے کا حق ہوتا ہے۔

5۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ تمام منتخب ممبران چاہے وہ پنچایت کے ہوں، وِدھان سبھا کے ہوں یا پارلیمنٹ کے، ایک مخصوص مدت یعنی پانچ سال کے لیے منتخب ہوتے ہیں۔ ہمارے یہاں یہ نظام کیوں ہے کہ یہ ممبران ایک مخصوص مدت کے لیے ہی منتخب ہوتے ہیں، پوری زندگی کے لیے کیوں نہیں؟

6۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ لوگ محض الیکشن کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ اور دوسرے طریقوں سے بھی حکومت کے کاموں کے بارے میں اپنی منظوری یا نامنظوری ظاہر کرتے ہیں۔ کیا آپ ایسے تین طریقوں کو اسکٹ اداکاری کے ذریعے ظاہر کر سکتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

1۔ ہندوستانی پارلیمنٹ (سنسد) جو سب سے بڑا قانون ساز ادارہ ہے۔اس کے دو ایوان ہیں، راجیہ سبھا اور لوک سبھا۔

2۔ راجیہ سبھا (کاؤنسل آف اسٹیٹ) جس کے ممبران کی تعداد 245 ہے اور اس کی صدارت ہندوستان کا نائب صدر کرتا ہے۔

3۔ لوک سبھا (ہاؤس آف پیوپل) اس کے ممبران کی تعداد 545 ہے، اس کی صدارت اسپیکر کرتا ہے۔

پارلیمنٹ کا کردار

1947 کے بعد وجود میں آئی پارلیمنٹ جمہوریت کے اصولوں میں ہندوستانی عوام کے یقین و اعتماد کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ اصول ہیں فیصلہ لینے کے عمل میں عوام کی حصہ داری اور منظوری کی بنیاد پر حکومت۔ ہمارے یہاں پارلیمنٹ کو بہت طاقت حاصل ہے کیوں کہ وہ عوام کی نمائندگی کرتی ہے۔ لوک سبھا انتخابات اُسی طرح ہی ہوتے ہیں جیسے ریاستی اسمبلیوں کے الیکشن ہوتے ہیں۔ لوک سبھا کے لیے انتخاب پانچ سال کے لیے ہوتا ہے۔ اس کے لیے ملک کو بہت سے انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے جیسا کہ اگلے صفحہ پر ہندوستان کے نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔ ہر انتخابی حلقہ پارلیمنٹ کے لیے اپنا ایک نمائندہ منتخب کرتا ہے۔ الیکشن لڑنے والے امیدوار عام طور پر مختلف سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیچے دیے گئے جدول کی مدد سے ہم اس بات کو اور اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

سترہویں لوک سبھا الیکشن کے نتائج، (مئی 2019) سیاسی پارٹیاں	منتخب ممبران پارلیمنٹ کی تعداد
بھارتیہ جنتا پارٹی	303
انڈین نیشنل کانگریس (آئی این سی)	52
دراوڈا منیترا کازہگم (ڈی ایم کے)	24
آل انڈیا ترنمول کانگریس (اے آئی ٹی سی)	22
یواجنا سرامک رائتھو کانگریس پارٹی (وائی ایس آر کانگریس پارٹی)	22
شیوسینا	18
جنتا دل یونائیٹیڈ (جے ڈی یو)	16
بیجو جنتا دل	12
بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی)	10
تلنگانہ راشٹریہ سمیتی (ٹی آر ایس)	9
لوک جن شکتی پارٹی (ایل جے ایس پی)	5
سماجوادی پارٹی (ایس پی)	5
آزاد	4
نیشنل کانگریس پارٹی	4
کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسٹ ۔سی پی آئی ایم)	3
انڈین یونین مسلم لیگ (آئی ایم یو ایم ایل)	3
جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس (جے اینڈ کے این سی)	3
تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی)	3
آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم)	2
اپنا دل	2
کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی)	2
شرومنی اکالی دل (ایس ای ڈی)	2
عام آدمی پارٹی (اے اے پی)	1
آجسو پارٹی	1
آل انڈیا انّا دراوڈ مینترا کزہگم (اے آئی اے ڈی ایم کے)	1
آل انڈیا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (اے آئی یو ڈی ایف)	1
جنتا دل سیکولر (جے ڈی ایس)	1
جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم)	1
کیرالہ کانگریس (کے سی)	1
میزو نیشنل فرنٹ (ایم این ایف)	1
ناگا پیپلز پارٹی (این پی پی)	1
نیشنل ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی (این ڈی پی پی)	1
راشٹریہ لوک تانترک پارٹی (آر ایل پی)	1
ریولیوشنری سوشسلٹ پارٹی (آر ایس پی)	1
سکم کرانتی کاری مورچہ (ایس کے ایم)	1
ودھوتھالائی چیروتھائیگا لچّی (وی سی کے)	1
کل تعداد	**543**

اس جدول کی بنیاد پر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے:

کون سی پارٹی حکومت بنائے گی اور کیوں؟

لوک سبھا میں بحث ومباحثہ کے لیے کون موجود ہوگا؟

کیا یہ عمل وہی ہے جو آپ نے ساتویں جماعت میں پڑھا ہے؟

صفحہ 28 پر دی گئی تصویر 1962 میں تیسرے لوک سبھا الیکشن کے نتائج میں دکھائے گئے ہیں اس تصویر کی بنیاد پر نیچے دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے:

a۔ لوک سبھا میں کس ریاست کے سب سے زیادہ ممبران پارلیمنٹ ہیں اور آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟

b۔ لوک سبھا میں کس ریاست کے سب سے کم ممبران پارلیمنٹ ہیں؟

c۔ کس سیاسی پارٹی نے تمام ریاستوں میں سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کی ہیں؟

d۔ کون سی سیاسی پارٹی حکومت بنائے گی اور کیوں؟ وجہ بتائیے۔

© NCERT not to be republished

منتخب ہونے کے بعد یہ امیدوار ممبر آف پارلیمنٹ یعنی ایم پی کہلاتے ہیں۔تمام ممبران پارلیمنٹ کو ملا کر پارلیمنٹ بنتی ہے۔پارلیمانی انتخابات کے بعد پارلیمنٹ مندرجہ ذیل کام انجام دیتی ہے:

A۔ قومی حکومت کا انتخاب کرنا

ہندوستان کی پارلیمنٹ میں صدر، راجیہ سبھا اور لوک سبھا شامل ہوتے ہیں۔ لوک سبھا کے الیکشن کے بعد ایک فہرست اس طرح کی بنائی جاتی ہے جس میں ہر سیاسی پارٹی کے ممبران پارلیمنٹ کی تعداد دی جاتی ہے۔حکومت بنانے کے لیے سیاسی پارٹی کے ممبروں کا اکثریت میں ہونا ضروری ہے۔چوں کہ لوک سبھا میں 543 منتخب کیے ہوئے اور دو نامزد ممبران ہوتے ہیں لہٰذا اکثریت حاصل کرنے کے لیے کم سے کم 272 یا اس سے زیادہ ممبران کی تعداد ہونی چاہیے۔

پارلیمنٹ میں اکثریت والی پارٹی کا حصّہ نہ ہونے والی تمام پارٹیوں کو حزبِ اختلاف یا اپوزیشن پارٹی کہا جاتا ہے۔

لوک سبھا کا سب سے اہم کام عاملہ کی تشکیل ہے۔جیسا کہ آپ پہلے سبق میں پڑھ چکے ہیں۔عاملہ ان لوگوں کی جماعت ہے جو پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون پر عمل درآمد کراتی ہے۔اکثر و بیشتر عاملہ کو ہی ہم حکومت مانتے ہیں۔

ہندوستان کا وزیر اعظم برسر اقتدار پارٹی کا لیڈر ہوتا ہے۔وہ اپنی سیاسی پارٹی کی ممبران پارلیمنٹ میں سے وزیر منتخب کرتا ہی جو حکومت کے مختلف محکموں جیسے تعلیم، صحت اور مالیات وغیرہ کا انتظام سنبھالتے ہیں۔

ماضی قریب میں اکثر ایسا ہوا ہے کہ کسی ایک پارٹی کو اکثریت نہ ملنے کے سبب حکومت تشکیل دینے میں دشواری ہوتی ہے۔ایسی حالت میں کئی ہم خیال پارٹیاں مل کر حکومت بناتی ہیں۔اور یہ حکومت متحدہ محاذ کی حکومت کہلاتی ہے۔

15 ویں لوک سبھا انتخابات کے نتائج، (مئی 2009)

سیاسی پارٹی	منتخب ممبران پارلیمنٹ کی تعداد
بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی)	21
بھارتی جنتا پارٹی (بی جے پی)	116
کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی)	4
کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) (سی پی ایم)	16
انڈین نیشنل کانگریس (آئی این سی)	206
نیشنل کانگریس پارٹی (این سی پی)	9
جنتا دل یونائیٹیڈ (جے ڈی یو)	4
صوبائی پارٹیاں	
آل انڈیا انا ڈی ایم کے (اے آئی اے ڈی ایم کے)	9
آل انڈیا فارورڈ بلاک	2
آل انڈیا ترنمول کانگریس (اے آئی ٹی سی)	19
بیجو جنتا دل (بی جے ڈی)	14
دراوڑ منیترکزگم (ڈی ایم کے)	18
جموں اینڈ کشمیر نیشنل کانفرنس	3
جنتا دل (سیکولر)	3
جنتا دل (یونائیٹڈ)	20
جھارکھنڈ مکتی مورچہ	2
مسلم لیگ کیرالا اسٹیٹ کمیٹی	2
رولیشن سوشلسٹ	2
سماج وادی پارٹی (ایس پی)	23
شرومنی اکالی دل	4
شیوسینا (ایس ایچ ایس)	11
تلنگانہ راشٹریہ سمیتی (ٹی آر ایس)	2
تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی)	6
متفرق پارٹیاں	6
آزاد	9
کل تعداد	**543**
ماخذ: www.eci.gov.in	

مندرجہ بالا جدول میں 2009 میں منعقدہ پندرہویں لوک سبھا الیکشن کے نتائج دیے گئے ہیں۔اس الیکشن میں کانگریس کو سب سے زیادہ سیٹیں حاصل ہوئیں۔لیکن یہ لوک سبھا میں اکثریت ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں تھیں۔چنانچہ اس کو دوسری سیاسی پارٹیوں کو ساتھ ملا کر متحدہ محاذ یونائیٹڈ پروگریسیو الائنس (یو پی اے) بنانا پڑا۔

سینٹرل سکریٹریٹ کی یہ دو عمارتیں ہیں، ساؤتھ بلاک اور نارتھ بلاک جو 1930 میں بنائی گئی تھیں۔ دائیں طرف ساؤتھ بلاک ہے جس میں وزیر اعظم کا دفتر (پی ایم او) ہے، اس کے علاوہ وزارت دفاع اور وزارت خارجہ کے دفاتر ہیں۔ بائیں طرف نارتھ بلاک ہے۔ اس حصہ میں وزارت مالیات اور وزارت داخلہ کے دفاتر ہیں۔ مرکزی حکومت کی دیگر وزارتوں کے دفاتر نئی دہلی کی دوسری عمارتوں میں قائم ہیں۔

راجیہ سبھا کا بنیادی کام پارلیمنٹ میں ملک کی مختلف ریاستوں کی نمائندگی کرنا ہے۔ راجیہ سبھا بھی کوئی قانون بنانے کی تجویز پیش کر سکتی ہے۔ ہر بل کو قانون کی شکل اختیار کرنے سے پہلے راجیہ سبھا میں منظوری کے لیے ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح راجیہ سبھا کو لوک سبھا کے منظور شدہ بل پر نظر ثانی (اور اگر ضروری ہو تو ترمیم) کرنے کا اہم حق حاصل ہے۔ راجیہ سبھا کے یہ ممبران ریاستوں کی اسمبلیوں کے منتخب ممبران ہوتے ہیں۔ راجیہ سبھا میں 233 منتخب ممبران ہوتے ہیں اور 12 ممبران راشٹر پتی کے ذریعہ نامزد کیے جاتے ہیں۔

B۔ حکومت پر کنٹرول، اُس کی رہنمائی اور اُسے باخبر رکھنا

جب پارلیمنٹ کا اجلاس جاری ہو تو اس کی کارروائی وقفۂ سوالات (Question Hour) سے شروع ہوتی ہے۔ یہ سوالات کا وقفہ بہت اہم ہوتا ہے۔ اس میں ممبران پارلیمنٹ حکومت کی کارکردگی کی جانکاری حاصل کرتے ہیں، اور اس طرح پارلیمنٹ عاملہ پر کنٹرول رکھتی ہے۔ سوالات کے سبب حکومت اپنی خامیوں سے باخبر ہوتی ہے اور لوگوں کے خیالات کا اندازہ لگاتی ہے۔ سوالات پوچھنے کا وقفہ ہر پارلیمانی رکن کے لیے بڑی ذمہ داری کا ہوتا ہے۔ اس طرح حزب اختلاف جمہوریت کو مضبوط بنانے میں معاون ہوتی ہے۔ وہ حکومت کی مختلف تجویزوں کی خامیوں کو ظاہر کرتی اور اپنی پالیسیوں کے لیے عوام کی حمایت حاصل کرتی ہے۔

© NCERT not to be republished

نیچے پارلیمنٹ میں پوچھے گئے سوالات کی ایک مثال پیش کی گئی ہے۔

لوک سبھا

سوال نمبر 2007 جس کا جواب 30-11-2007 کو دیا گیا۔

اسکولوں میں 'جنک فوڈ'

2007۔ شری سالراپٹّی کُپّو سامی کھاروینتھن

کیا خواتین اور بچوں کی ترقی کے وزیر یہ بتانے کی زحمت کریں گے کہ :—

(a) کیا قومی کمیشن برائے تحفظِ حقوق طفلاں (این سی پی سی آر) نے یہ کہا ہے کہ تمام ریاستیں اسکولوں میں جنک فوڈ پر پابندی لگائیں گی اور غذا کے معیار کو بھی قائم کریں گی؛

(b) اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیل بتایئے؛

(c) کیا مرکزی حکومت نے ریاستوں میں یہ معیار قائم کرنے کے اقدامات کیے ہیں۔

(d) اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیل بتایئے؛

جواب

وزیر مملکت برائے ترقی خواتین و اطفال

(a) اور (b) : جی نہیں۔ جناب ایک خط قومی کمیشن برائے تحفظِ حقوق طفلاں (این سی پی سی آر) نے ریاستوں کو بھیج کر ان سے کہا ہے کہ وہ اسکول میں صحت کے اصولوں سے متعلق پالیسی وضع کرنے کے لیے اسکولوں کو ہدایات جاری کرنے کے بارے میں غور کریں۔

(c) اور (d) : بالکل نہیں۔

ماخذ: http://loksabha.nic.in

اوپر دیے گئے سوال میں وزیر برائے ترقی خواتین و اطفال سے کس طرح کی معلومات طلب کی جارہی ہے؟

اگر آپ پارلیمنٹ کے رکن ہوتے تو کون سے دو سوال پوچھتے؟

پارلیمنٹ کے رکن کے ذریعہ پوچھے گئے سوالات سے حکومت کو بھی اہم جوابی تاثر ملتا ہے اور وہ ہوشیار رہتی ہے۔ اس کے علاوہ مالی معاملات سے متعلق سبھی معاملوں میں حکومت کو پارلیمنٹ کی منظوری لینا لازمی ہے۔ اس طرح پارلیمنٹ حکومت کو مختلف طریقوں سے کنٹرول کرتی ہے، اس کی رہنمائی کرتی ہے اور باخبر رکھتی ہے۔ ایم پی عوامی نمائندوں کی شکل میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ہندوستانی جمہوریت کی ایک بنیادی خصوصیت ہے۔

© NCERT not to be republished

C - قانون سازی

پارلیمنٹ کا ایک اہم کام قانون بنانا ہے۔ ہم اس کے بارے میں اگلے باب میں پڑھیں گے۔

پارلیمنٹ میں کون لوگ ہوتے ہیں؟

پارلیمنٹ میں مختلف پس منظر رکھنے والے لوگوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر اب دیہاتی علاقوں سے لوگوں کی تعداد پہلے سے زیادہ ہے۔ بہت سی علاقائی پارٹیوں کے ممبران کی تعداد بھی اب بڑھ گئی ہے۔ جن گروہوں اور طبقوں کی نمائندگی نہیں ہوتی تھی ان کے ممبران پارلیمنٹ میں منتخب ہو کر آنے لگے ہیں۔

دلتوں، پس ماندہ ذاتوں اور اقلیتی فرقوں کے لوگوں کی سیاسی حصہ داری میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ نیچے دیے گئے جدول میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ الگ الگ برسوں میں لوک سبھا کے الیکشن میں آبادی کے کتنے فیصد لوگوں نے ووٹ ڈالے۔

لوک سبھا	الیکشن کا سال	ڈالے گئے ووٹوں کا تناسب (%)
پہلی	1951-52	61.16
چوتھی	1967	61.33
پانچویں	1971	55.29
چھٹی	1977	60.49
آٹھویں	1984-85	64.01
دسویں	1991-92	55.88
چودھویں	2004	57.98
پندرھویں	2009	58.19
سولھویں	2014	66.40
سترھویں	2019	67.11

ماخذ: www.eci.gov.in

اس جدول کو دیکھنے کے بعد کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ پچھلے پچاس سالوں میں الیکشن میں حصہ لینے والے لوگوں کی تعداد کم ہوئی ہے یا بڑھی ہے یا ایک جیسی ہی رہی ہے؟

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ نمائندگی والی جمہوریت میں سماج کا صحیح عکس پیش نہیں ہوتا۔ یہ بات صاف دکھائی دینے لگی ہے کہ جب ہمارے مفادات اور تجربات الگ الگ ہوتے ہیں تو ایک گروہ کے لوگ سب کے مفاد کے حق میں آواز نہیں اٹھا سکتے۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے پارلیمنٹ میں کچھ سیٹیں درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص کی گئی ہیں۔ یہ اس لیے کیا گیا ہے تاکہ ان علاقوں سے دلت اور آدی واسی امیدوار ہی منتخب ہوں اور پارلیمنٹ میں ان کی مناسب نمائندگی ہو سکے تاکہ وہ دلت اور آدی واسیوں کے مسائل کو پارلیمنٹ میں پیش کر سکیں۔

© NCERT not to be republished

اوپر دی ہوئی تصویر میں کچھ خواتین ممبران پارلیمنٹ نظر آرہی ہیں۔

آپ کے خیال میں پارلیمنٹ میں خواتین کی تعداد اس قدر کم کیوں ہے؟ بحث کیجیے۔

اسی طرح حال ہی میں یہ تجویز رکھی گئی ہے کہ پارلیمنٹ میں عورتوں کے لیے سیٹیں محفوظ ہونی چاہئیں۔ یہ معاملہ ابھی زیرِغور ہے۔ ساٹھ سال پہلے خاتون ممبران پارلیمنٹ کی تعداد چار فی صد تھی۔ آج یہ بڑھ کر نو فی صد سے زیادہ ہے۔ یہ تناسب بہت ہی کم ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ عورتوں کی آبادی کل آبادی کا پچاس فی صد ہے۔

اسی قسم کے مسائل کی وجہ سے آج ہمارا ملک ایسے بعض مشکل اور لاینحل (Unresolved) مسئلوں سے نبرد آزما ہے کہ کیا ہمارے جمہوری نظام میں نمائندگی صحیح اصولوں پر ہے یا نہیں۔ ہم ایسے سوالات کر سکتے ہیں اور ان کے جوابات بھی تلاش کر رہے ہیں۔ یہ عمل ہماری جمہوری طرز حکومت کی طاقت اور ملک کے عوام کے اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔

فرہنگ

منظوری (Approval): کسی بابت اپنی رائے دینا اور اس کے حق میں کام کرنا۔ اس باب میں یہ لفظ پارلیمنٹ کو حاصل رسمی منظوری (منتخب امیدواروں کے ذریعے) اور پارلیمنٹ میں لوگوں کا اعتماد قائم رکھنے کی ضرورت، دونوں تناظر میں استعمال کیا گیا ہے۔

مخلوط حکومت (Coalition): اس سے مراد گروہوں یا پارٹیوں کے عارضی طور پر کیے گئے گٹھ جوڑ ہیں۔ اس باب میں اس لفظ سے مراد انتخابات کے بعد کسی بھی پارٹی کو مکمل اکثریت نہ ملنے کی صورت میں کئی پارٹیوں کے ذریعہ کیا جانے والا گٹھ بندھن ہے جو مخلوط حکومت قائم کرنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔

لاینحل (Unresolved): وہ مسئلہ جس کا کوئی حل نہ ہو۔ ایسے حالات جن میں کسی مسئلہ کا آسان حل نہ ہو۔

© NCERT not to be republished

مشقیں

1۔ آپ یہ کیوں سمجھتے ہیں کہ ہماری قومی تحریک نے اس خیال کی حمایت کی کہ تمام بالغ افراد کو ووٹ دینے کا حق ہے؟

2۔ اس نقشہ میں 2004 کے پارلیمانی انتخابی حلقوں کو دکھایا گیا ہے؟ آپ کے حلقہ سے منتخب پارلیمانی ممبر کا نام کیا ہے؟ آپ کی ریاست سے پارلیمنٹ کے لیے کتنے ممبران چنے جاتے ہیں؟ کچھ انتخابی حلقے ہرے اور کچھ نیلے رنگ کے کیوں دکھائے گئے ہیں؟

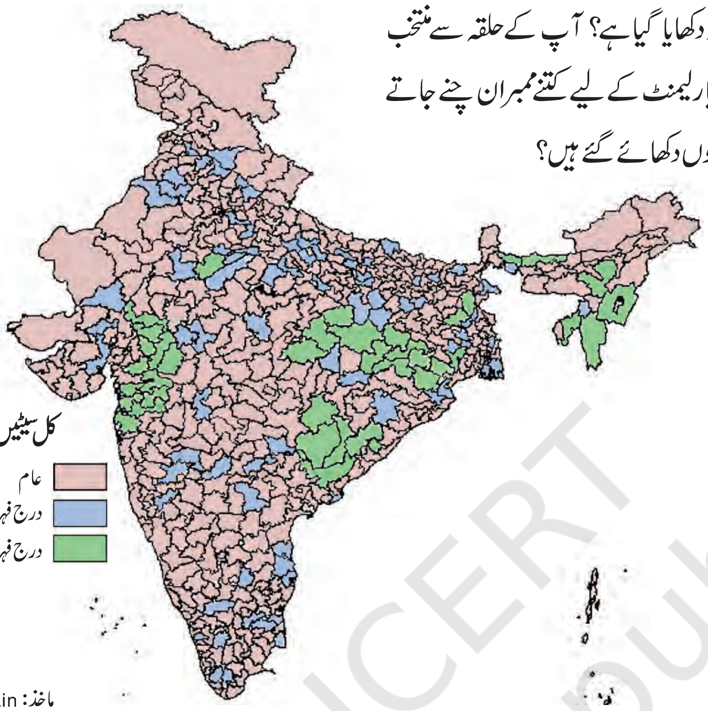

ماخذ: www.eci.gov.in

3۔ آپ باب 1 میں پڑھ چکے ہیں کہ ہندوستان کی پارلیمنٹ کے تین اہم اجزا ہیں۔ ان میں پارلیمنٹ یعنی مرکزی حکومت اور مختلف صوبائی اسمبلیاں یعنی ریاستوں کی حکومتیں شامل ہیں۔ اپنے علاقے کے مختلف نمائندوں کے بارے میں معلومات کی بنا پر دیے گئے جدول کو پورا کیجیے۔

	ریاستی حکومت	مرکزی حکومت
کون سی سیاسی پارٹی/ پارٹیاں آج کل برسرِاقتدار ہیں؟		
آپ کے علاقے سے موجودہ نمائندہ کون ہے؟ نام لکھیے		
کون سی سیاسی پارٹیاں آج کل حزبِ مخالف میں ہیں؟		
پچھلے الیکشن کب عمل میں آئے تھے ؟		
اگلے الیکشن کب ہوں گے؟		
آپ کی ریاست سے کتنی نمائندہ عورتیں ہیں؟		

© NCERT not to be republished